حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ملفوظات
حکیم الامت

ادارہ تالیفات اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

بسلسلہ ــــــ الافاضات الیومیہ من الافادات القومیۃ

ملفوظاتِ حکیم الامت

جلد نمبر ۳

از

حکیم الامت مجدد الملت حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

عنوانات

حضرت مولانا محمود اشرف عثمانی مدظلہٗ

استاذ الحدیث دار العلوم کراچی

ناشر:

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان

061-540513
061-519240

E-MAIL: Ishaq90@hotmail.com // Website : www.Taleefat-e-Ashrafia.com

نام کتاب .... ''ملفوظات حکیم الامت'' جلد ۳
باہتمام .... محمد اسحٰق عفی عنہ
تاریخ اشاعت .... جمادی الاولیٰ ۱۴۲۳ھ
مطبع .... سلامت اقبال پریس ملتان

ملنے کے پتے

- ☆ ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان
- ☆ دارالعلوم رحیمیہ پیر کالونی نمبر 1 فیضی علی روڈ ملتان
- ☆ ادارہ اسلامیات انارکلی، لاہور
- ☆ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
- ☆ مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ
- ☆ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
- ☆ یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
- ☆ دارالاشاعت اردو بازار کراچی
- ☆ صدیقی ٹرسٹ لسبیلہ چوک کراچی نمبر ۵

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح واصلاح کیلئے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اس کی اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔

تاہم چونکہ یہ سب کام انسان کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لئے پھر بھی کسی غلطی کے رہ جانے کا امکان موجود ہے۔

لہٰذا قارئین کرام سے گذارش ہے کہ اگر کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہوگا۔

(ادارہ)

جگہوں میں بھی نہیں ہوا۔ امام صاحب کے مذہب کی تائید میں حدیثیں جمع کی گئیں اس سلسلہ کا نام اعلاء السنن ہے۔ ان احادیث پر نظر نہ ہونے سے غیر مقلدوں کو تو شبہ تھا ہی مگر بعض حنفیوں کو بھی شبہ ہو گیا تھا کہ امام صاحب کا مذہب قرآن و حدیث کے مطابق نہیں ۔ الحمدللہ کہ کتاب مذکور کے تدوین سے یہ ظاہر ہو گیا کہ کوئی مسئلہ بھی امام صاحب کا قرآن وحدیث کے خلاف نہیں گو اس میں بہت وقت اور بہت کچھ روپیہ صرف ہوا مگر حق تعالی کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ انہوں نے اپنے فضل و کرم سے اس کام کو انجام کو پہنچایا۔ الحمدللہ

چشتیہ کے یہاں فنا اول قدم ہے

(ملفوظ ۳۵۳) ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ طریق میں اصل چیز تو یہ ہے کہ قلب کا حق تعالی کے ساتھ صحیح تعلق ہو جائے باقی اور سب چیزیں اس کے تابع ہیں اور یہ پیدا ہوتا ہے اس وقت جب شیخ کامل کی تعلیم پر بے چون و چرا عمل کرے۔ شیخ اسی چیز کے پیدا کرنے کے لئے جس کے لئے جو مناسب سمجھتا ہے تعلیم کرتا ہے۔ اقویا کے لئے اور تجویز ہوتی ہے۔ ضعفاء کے لئے اور جیسا جس کے لئے تجویز کر دے اس کو چاہیئے کہ وہ اسی میں اپنی مصلحت سمجھے اصل چیز تو وہی ہے کہ جس کو میں ابھی کہہ چکا ہوں کہ قلب کا صحیح تعلق حق تعالی کے ساتھ ہو جائے۔ بس یہی اصل طریق ہے باقی سب کچھ اسی کے پیدا کرنے کی تدابیر ہیں۔

۱۱ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ مجلس خاص بوقت صبح یوم چہار شنبہ

ہندو مسلم اتحاد کی شرائط

(ملفوظ ۳۵۴) ایک مولوی صاحب نے سوال کیا کہ حضرت اگر ہندو مسلمان باہم حاکم محکوم نہ ہوں۔ بلکہ باہم مساوات ہو تو اس وقت مل کر ہندوؤں کے ساتھ کام کر سکتے ہیں۔ فرمایا قواعد سے تو گنجائش معلوم ہوتی ہے مگر اس وقت تجربہ کی بنا پر یہ دیکھا جائیگا کہ اشتراک میں نفع کس کو ہوگا اور ضرر کس کا۔ سو یہ تجربہ یہی کہہ رہا ہے کہ اگر صرف ہندو مسلمان کے ہاتھ میں حکومت آ جائے اور تیسری قوم کے بے دخل ہو جانے میں کامیابی بھی ہو جائے تب بھی وہ حکومت ہندوؤں کی ہوگی۔ مسلمانوں کی نہ ہوگی۔ ایک تو ترکیب کی خاصیت سے دوسرے ان کی اکثریت کی وجہ سے تیسرے ان کے طبائع کی حالت پر نظر کر کے اور عقلی طور پر بھی مقصود حکومت عادلہ آمنہ ہے اور ہندو مسلمانوں کے اشتراک میں یہ احتمال ہی نہیں کہ عدل ہو، امن ہو جیسا کہ ہندوؤں کی کارگزاریوں سے اس وقت ظاہر ہے کہ وہ مسلمانوں کو ہندوستان سے مٹانا چاہتے ہیں یہ اپنے اس دلی مزاق

سے باز نہ آئیں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ فساد اور خونریزی ہوگی اور جو مقصود ہے حکومت سے وہ حاصل نہ ہوگا۔ اسی بناء پر میں نے تحریکات کے زمانہ میں ایک مولوی صاحب سے کہا تھا کہ اول تو کامیابی موہوم اور اگر ہوئی بھی تو ہندوؤں کی ہوگی ۔ اور اگر مسلمانوں کو بھی ہوئی تو تم جیسے مسلمانو ں کی نہ ہوگی ۔ غور کرو کہ وہ کامیاب کس قسم کے مسلمان ہوں گے ۔ بددین ملحد فرعون ہامان پھر دیکھنا تمہاری کیا گت بنتی ہے۔

۱۱محرم الحرام ۱۳۵۱ھ مجلس بعد نماز ظہر یوم چہارشنبہ

ظاہری تقوی سے دھوکہ نہ کھانا چاہیئے

(ملفوظ ۲۵۵) ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ کسی کا ظاہری تقوی طہارت دیکھ کر دھوکا نہ کھانا چاہیئے ۔ جبتک اس سے معاملہ نہ پڑا ہو بدون اس کے کیا خبر ہے کہ کیا حالت ہے حضرت عمر فاروقؓ کے اجلاس میں ایک مقدمہ پیش کیا گیا اس مقدمہ میں ایک شاہد کہ متعلق حضرت عمر فاروقؓ نے حاضرین سے سوال کیا کہ کوئی اس کو جانتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ میں جانتا ہوں ۔ نیک ہے دریافت فرمایا کہ کبھی سفر میں تمھارا اس کا ساتھ ہوا ہے کہا نہیں فرمایا کہ کبھی اس سے دوستد کا معاملہ ہوا ہے عرض کیا نہیں فرمایا کہ کبھی اس کے پڑوس رہے ہو کہا نہیں بس معلوم ہوتا ہے کہ تم نے اسے مسجد سے نکلتے دیکھ لیا ہوگا۔ عرض کیا جی ہاں فرمایا تو تم نہیں جانتے۔

محبین مال ظاہراً متقی ہوتے ہیں

(ملفوظ ۲۵۶) ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ محبین مال اکثر ظاہری متقی ہوتے ہیں ۔ اس لئے کہ معصیت میں روپیہ صرف ہوتا ہے اور یہ ان سے ہو نہیں سکتا۔

غیروں میں شادی کرنے کا نقصان

(ملفوظ ۲۵۷) ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ لڑکی کا معاملہ بڑا نازک ہے۔ بڑے بڑے عالی دماغ اور آزاد لوگ اس معاملہ میں مغلوب ہوجاتے ہیں۔ محض اپنی لڑکی کے خیال کی وجہ سے بعض اوقات ذلت گوارا کرنی پڑتی ہے۔ یہ ایسا نازک تعلق ہے کہ کچھ بنائے نہیں بنتا پہلے بزرگ جو غیر خاندان میں تعلق نہیں کرتے تھے اس کا منشاء کبر نہ تھا۔ بلکہ واقعات کی بناپر ایسا کرتے تھے اس میں بڑی مصلحت تھی کہ غیروں کا حال زیادہ نہیں معلوم ہوتا۔ اب تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بالکل صحیح رائے تھی۔

آمدنی اختیار میں نہیں مگر خرچ اختیار میں ہے

(ملفوظ ۲۵۸) فرمایا کہ ایک مہتمم مدرسہ کا خط آیا ہے لکھا ہے کہ خرچ مدرسہ کا بڑھا ہوا ہے اور آمدنی

ہیں۔ بتلائیے اس میں کیا ضرر ہے تو سب کی مصالح کی رعایت رکھتا ہوں۔ مگر بے اصول کام مجھ سے نہیں ہو سکتے۔ معافی بھی بے اصول نہیں ہو سکتی۔ چاہے کسی کو گوارا ہو یا ناگوار۔ کوئی راضی رہے یا ناراض اور کسی کی ناراضی سے ہوتا کیا ہے؟ حق تعالیٰ راضی رہیں اور کسی کی کچھ پروا نہیں کرنا چاہئے۔ ایک اور صاحب کا واقعہ ہے جن کو محبت اور تعلق کا دعویٰ تھا مگر انہوں نے ایک تحریر لکھی اس میں میرے متعلق طعن آمیز کلمات لکھے تھے۔ وہ یہاں پر مہمان ہوئے ہیں۔ میں نے بحمد اللہ ان کے حقوق مہمان کے ادا کرنے میں ذرا کوتاہی نہیں کی مگر جو شکایت ان سے تھی وہ اب بھی ہے اور جب تک اس کا تدارک نہ ہوگا رہے گی۔ باقی مجھے تدارک کا نہ انتظار ہے نہ استدعا ہے اسلئے کہ یہاں تکثیر سواد کی ضرورت ہی نہیں۔ یہی تو میرا گنوار پن ہے۔ جس کی وجہ سے بکثرت لوگ مجھ سے ناراض ہیں۔ اسی اخیر کے واقعہ میں انہوں نے تو اپنی بھڑاس نکال لی مگر مجھ کو وہ ناراضی ادائے حقوق سے مانع نہیں ہوئی۔ ہاں انبساط نہیں ہوا اور ان پر ظاہر بھی کر دیا کہ میں ناراض تھا اور ہوں اور رہوں گا۔ مجھ کو رنج تھا اور ہے اور رہے گا۔ مجھ کو آپ سے شکایت تھی اور ہے اور رہیگی اس کو بھی صاف کہہ دیا یہ اس معاملہ کا حق تھا اس کو بھی نہیں چھپایا۔

تحریکات کا دینی نقصان

(ملفوظ ۳۴۰) ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ ان تحریکات میں یہاں کے لوگ تو اپنا دشمن سمجھتے ہی ہیں مگر بعضے عیسائی بھی اپنا دشمن سمجھتے ہیں چنانچہ کہ منصوری پر عیسائیوں کا ایک وفد تبلیغ کے لئے امریکہ سے آیا تھا اس میں ایک پادری تھا میرے ایک عزیز سے اس کی ملاقات ہوگئی اس نے میرے متعلق پوچھا کہ ان تحریکات میں اس کا کیا خیال ہے انہوں نے کہا کہ وہ ان تحریکات کے خلاف ہے یہ سنکر اس پادری نے کہا یہ شخص عیسائیت کا سخت دشمن معلوم ہوتا ہے ان عزیز نے کہا کہ یہ تحریکات خود عیسائیت کے خلاف ہیں تو اگر وہ اسمیں شریک ہوتے تب تو عیسائیت کی دشمنی کے کیا معنی کہا کہ تم اس بات کو نہیں سمجھتے اس وقت ہندوستان میں دو مذہب ہیں ایک ہندو اور ایک مسلمان اور دونوں میں بوجہ اختلاف مذہب کے تصادم ہے اسوجہ سے اپنے اپنے مذہب پر سختی سے جمے ہوئے ہیں مگر ان تحریکات میں دونوں بہت سے کام اپنے مذہب کے خلاف کر رہے ہیں جس سے ان پر لا مذہبی کا غلبہ ہو جائے گا اور لا مذہبی کے بعد عیسائیت کی قابلیت قریب ہو جاتی ہے تو تحریکات کے خلاف کرنا عیسائیت سے روکنا ہے یہ راز ہے جس کو یہ شخص سمجھا ہے اور تحریکات کا مخالف ہے اس لئے ہم کہتا ہے کہ یہ شخص عیسائیت کا سخت دشمن ہے پھر فرمایا کہ آج کل کی عیسائیت کا پہلا زینہ لا مذہبیت

ہے عیسائی ہوتے ہی وہ ہیں جو بدمذہب ہیں اوران تحریکات میں مسلمانوں نے تو بلا وجہ ہی سر کٹائے نہ ہندو ہی راضی ہوئے نہ انگریز ان کو تو صرف ایک ذات راضی کرنے کی ضرورت ہے اگر وہ راضی ہوجائیں تو پھر کسی کی ناراضی سے کچھ ضرر نہیں اور وہ حق تعالیٰ کی ذات ہے اوراب تو مسلمان اسکے مصداق ہو گئے جیسا کہ ایک صاحب سرگرم تحریکات نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے۔

اس نقش پا کے سجدہ نے کیا کیا کیا ذلیل
ہم کو چۂ رقیب میں بھی سر کے بل گئے

حضرت حاجی صاحب سے سماع سننے کی درخواست

(ملفوظ ۳۴۱) ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ روم میں ایک مولویہ سلسلہ ہے یہ لوگ اہل سماع ہیں یہ لوگ مولانا رومی کے خاندان سے ہیں اور سماع آلات کے ساتھ سنتے ہیں اس میں نے بجاتے ہیں ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت حاجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے نے سنانے کی درخواست کی حضرت کو نہ سننا منظور تھا نہ اسکی دل شکنی فرمایا کہ میں اس فن کو جانتا نہیں تو نااہل کے سامنے پیش کرنا فن کی ناقدری کرنا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ اگر ہمارے فلاں مولوی صاحب ہوتے تو وہ قدر کرتے حضرت کے اس ارشاد کو بعض نے تو ان مولوی صاحب پر اعتراض سمجھا اور بعض نے یہ سمجھا کہ ان مولوی صاحب کو سماع کی اجازت ہے۔

حضرت حاجی صاحب اور تقریر کا اعادہ

(ملفوظ ۳۴۲) ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے جہاں کسی نے کسی تقریر کے اعادہ کی درخواست کی تو یہ فرماتے کہ بھائی یہاں کوئی مدرسہ نہیں ہے قیل و قال کے لئے اور کبھی یہ فرمادیتے کہ حاضرین مجلس میں سے فلاں شخص سمجھ گیا اس سے سمجھ لینا۔

بزرگوں کا مالی معاملات میں دخل نہ دینا

(ملفوظ ۳۴۳) ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمتہ اللہ علیہ کی حکایت سنی ہے کہ ایک شخص نے بہت بڑی رقم آپ کے سامنے پیش کی آپ نے فرمایا مجھ کو اس وقت حاجت نہیں عرض کیا کہ حضرت کسی مصرف خیر میں صرف فرما دیجئے فرمایا کہ میں کوئی تمہارا نوکر ہوں جو تقسیم کرتا پھروں خود صرف کر دو یہاں سے تقسیم کرنا شروع کر و گھر تک نہ پہنچو گے کہ کچھ بھی

آج کل کے لیڈر

(ملفوظ ۴۲۴) ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ آج کل جو رہبران قوم بنے ہوئے ہیں۔ ان کی یہ حالت ہے کہ کام کے لئے تو دوسرے اور نام کے لئے یہ زمانہ خلافت میں ان لوگوں نے احکام اسلام کی ذرہ برابر پروانہیں کی جو اپنی سمجھ میں آیا کیا جو منہ میں آیا کہا۔ بہت کم لوگ ایسے تھے جو نیک نیت تھے ورنہ اکثر تو حکومت اور عہدوں کی فکر میں تھے۔ کثرت سے ایسے ہی لوگ زیادہ تھے۔ ہزاروں مسلمانوں کو بلاوجہ کٹوا دیا یہ نفسانی اغراض بھی بری بلا ہیں۔ اللہ تعالی بچائے موپلوں کی قوم کو ان لیڈروں ہی نے برباد کرایا جوشیلی اور اشتعال آمیز تقریریں کر کے ان کو بھڑ کا دیا۔ غیور قوم عرب لوگ ان کی باتوں میں آ کر گورنمنٹ کا مقابلہ کر بیٹھے۔ جب ان پر مصیبت آئی پھر ان لیڈر یا رہبران قوم میں سے کوئی بھی ان کی مدد کو نہ پہنچا۔ ایسے خود غرض لوگوں کی بالکل ایسی ہی مثال ہے جیسے ایک قصائی کا انتقال ہو گیا تھا اس کی بیوی روتے ہوئے کہہ رہی تھی کہ ہائے اس کے بیل کون لے گا۔ تو ایک بولا میں لوں گا ہائے اس کی چھری کون لے گا کہا کہ میں لوں گا ہائے اس کا مال کون لے گا کہا کہ میں لوں گا۔ ہائے اس کے ذمہ اتنا قرض تھا وہ کون دے گا تو وہ کیا کہتا ہے کہ بولو بھائی کس کا نمبر ہے۔ یہی حالت ان لیڈروں کی ہے کہ مال وجاہ کے تو خود مالک ہوئے اور مصیبت اٹھانے کو دوسرے غریب ہوئے۔ ایک نئی روشنی والے صاحب نے مجھ سے کہا تھا کہ آپ اس تحریک میں کیوں شریک نہیں ہوتے میں نے کہا کہ یہ کام موقوف ہے۔ قوت پر اور قوت موقوف ہے بقاء اتفاق پر خواہ وحدت ارادیہ ہو یا وحدت قہر یہ ہو اور یہ ہم میں مفقود اور جب تک یہ نہ ہو کام نہیں ہو سکتا۔ دوسرے یہ کہ میں ان اصول مخترعہ کا کاربند نہیں ہو سکتا۔ اصول شرعیہ کے ماتحت رہ کر کام کر سکتا ہوں اور اسی کو تم لوگ روڑے اٹکانا سمجھتے ہو حتی کہ اس وقت یہ کہا جاتا تھا کہ یہ مسائل کا وقت نہیں۔ کام کا وقت ہے حالانکہ ہر کام کے کچھ شرائط اور اصول ہوتے ہیں۔ دیکھو نماز جیسی بڑی چیز مگر حدود اور قیود سے وہ بھی خالی نہیں۔ ان ہی حدود کی تقسیم کے متعلق میں نے حیدر آباد دکن کے وعظ میں کہا تھا کہ حضور ﷺ میں دو شانیں تھیں۔ شان نبوت اور شان سلطنت اس کے بعد خلفاء راشدین بھی دونوں کے جامع تھے مگر اب یہ دونوں شانیں دو گروہ پر تقسیم ہو گئیں۔ شان نبوت کے مظہر علماء ہیں اور شان سلطنت کے مظہر سلاطین اسلام اب اگر یہ سلاطین علماء سے استغناء کرتے ہیں تو حضور ہی کی ایک شان سے اعراض لازم آتا ہے اور اگر علماء سلاطین کی مخالفت کرتے ہیں تو اس سے بھی حضور ہی کی ایک شان سے اعراض لازم آتا ہے۔ اب

صورت دونوں کو جمع کرنے کی یہ ہے کہ سلاطین سے تو میں یہ کہتا ہوں کہ وہ اپنے حدود میں کوئی حکم اس وقت تک نافذ نہ کریں۔ جب تک علماء اہل حق سے استفتاء نہ کرلیں اور علماء سے یہ کہتا ہوں کہ وہ اس نفاذ کے بعد اس پر کاربند ہوں اگر یہ دونوں شانیں جو کہ حضور ہی کی ہیں۔ اس طرح جمع ہو جائیں تو مسلمانوں کی بہبود اور فلاح کی صورت نکل آئے اور ان کی ڈوبتی ہوئی کشتی ساحل پر جا لگے۔ ورنہ اللہ ہی حافظ ہے۔ غرض یہ سیاسی کام علماء کا نہیں علماء کا جو کام ہے وہ ان سے لینا چاہئے اور یہ کام لیڈر کریں البتہ علماء سے حجروں میں آکر مسائل پوچھیں اور ان کے موافق کام کریں اگر یہ صورت ہو جائے تو پھر مولوی صاحب سب سے آگے نظر آئیں گے۔ ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ عدم قدرت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ وہ فعل جائز نہ ہو پھر اگر احکام کو پامال کر کے کامیابی بھی ہوگئی تو وہ مسلمانوں اور اسلام کی کامیابی تھوڑا ہی ہوگی۔ وہ کامیابی تو بددینوں اور ملحدوں کی ہوگی۔ جن سے آئندہ بھی خطرہ ہے کہ ملکی مصالح کی بناء پر نہ معلوم اہل اسلام اور احکام اسلام کے ساتھ کیا برتاؤ کریں۔ جو اس وقت شریعت مقدسہ کے احکام کو نظر انداز کئے ہوئے ہیں۔ ان سے آئندہ ہی کیا امید ہو سکتی ہے کہ احکام اسلام کا تحفظ کریں گے اور یہ عوام جو آج ان کے ساتھ ہیں اگر یہ دین سے بے خبر ہیں تو ان کا کیا اعتبار اور اگر باخبر ہیں تو علماء کے ساتھ ان کا اعتقاد اسی وقت تک ہے جب تک کہ یہ دین پر ہیں۔ اگر ذرا شبہ ہو جائے کہ یہ مذہب کے خلاف ہے فوراً اعتقاد جاتا رہے اور ساتھ چھوڑ دیں۔ غرض موجودہ حالت میں کوئی صورت بھی ایسی نہیں کہ عوام ان کی ساتھ رہیں۔

مسلمانوں کی حالت کا غم اور حیوۃ المسلمین کی تصنیف

(ملفوظ ۴۲۵) ایک صاحب کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت دیکھ کر کھانا تک اچھا نہیں لگتا۔ اس قدر غم ہے بس یہ فکر ہے کہ مستقبل مسلمانوں کا کیا ہوگا؟ اس لئے کہ میں دیکھتا ہوں کہ باوجودیکہ بہت سے احباب دل سے محبت کرنے والے ہیں مگر بعض مقام پر میں خود گیا اور آپس کے قصوں جھگڑوں کے متعلق کچھ انتظام کیا کہ آپس میں اتحاد رہے لیکن کوئی اثر نہیں ہوا جب ان کے جذبات کو ٹھیس لگتی ہے تو آنا جانا سب بند ہو جاتا ہے۔ یہ ان کا ذکر ہے جو عاشق کہلاتے ہیں مگر خود ان سے اتنی بھی کامیابی نہیں ہوئی اب بتلاؤ کہ میں کس بوتے پر مسلمانوں کو آگ میں دھکا دے دوں جب ان کی یہ حالت ہے سوائے اس کے کہ خدا سے بہبود اور فلاح کی دعاء کی جائے۔ اس فلاح کی تدابیر بتلانے کے لئے میں نے حیات المسلمین ایک رسالہ لکھا ہے اس کے لکھنے میں مجھ کو

عورت کو مرد سے مشورہ کرنا ضروری ہے

(ملفوظ ۴۷۰) ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ عورت کو بدون مشورہ مرد کے کوئی کام نہیں کرنا چاہیئے حدیث میں تو یہاں تک آیا ہے یہ حدیث نسائی میں ہے کہ اگر عورت اپنا مال بھی صرف کرے وہ بھی بدون اجازت زوج کے نہ کرے۔

آج کل کی تعلیم کا اثر

(ملفوظ ۴۷۱) ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ آجکل کی تعلیم اور تہذیب کا یہ اثر ہے کہ امریکہ میں ایسے تعلیم یافتہ لوگ اہل تمول کے بچوں لڑکوں کو پکڑ کر چھپا دیتے ہیں اور گمنام اطلاع کر دیتے ہیں کہ اتنا ہزار روپیہ فلاں جگہ رکھ دو بچوں کو چھوڑ دیا جائے گا ورنہ ضائع کر دیا جائے گا۔ حضرت کوئی ترقی جب تک کہ وحی کے ماتحت نہ ہو پرامن نہیں ہوسکتی۔

رزق میں تدبیر کامل طور پر موثر نہیں

(ملفوظ ۴۷۲) ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ بین ظاہر طور پر ہر وقت مشاہدہ ہوتا ہے کہ رزق میں کوئی تدبیر کافی موثر نہیں ایک ہی تدبیر دو شخص کرتے ہیں ایک کامیاب ہوتا ہے دوسرا ناکام ایک ہی سامان کی دو دو دکانیں پاس پاس ہیں ایک چلتی ہے دوسری نہیں چلتی پس نہ اسکے ہونے پر ناز چاہیئے اور نہ اسکے نہ ہونے پر مایوس ہونا چاہیئے فقہا نے اس راز کو خوب سمجھا ہے افلاس کی حالت میں افلاس کا حکم نہیں کیا کما ذکروہ فی باب الحجر بالدین اور غنا کی حالت میں غنی کو رزق قاضی نہ لینے کی اجازت نہیں دی اور تصریح فرمائی ہے کہ اگر قاضی کو مالی وسعت ہو اور بیت المال سے کچھ ملے تو لے لے انکار نہ کرے اس لئے کہ بعد میں اگر قاضی کا تقرر ہوگا اور اس میں وسعت نہ ہوئی تو پھر بند ہونے کے بعد کھلنا مشکل ہوتا ہے، نیز اس وسعت والے ہی کا وسعت پر کیا اختیار ہے اگر وسعت نہ رہی تو پھر مشکل پڑے گی۔

صوفی کا سب سے بڑا کمال

(ملفوظ ۴۷۳) ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ لوگ خاص خاص چیزوں کو کمال سمجھتے ہیں کوئی عبادت کو کوئی تقویٰ کو مگر محققین سب سے بڑا کمال اسکو سمجھتے ہیں کہ بندہ اپنے نقائص کو پیش نظر رکھے۔

تحریکات حاضرہ میں ظلمت

(ملفوظ ۴۷۴) ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ ان نئی چیزوں میں اکثر میں نور نہیں

بلکہ ظلمت محسوس ہوتی ہے اب یہ تحریکات حاضرہ ہی ہیں ان کے سوچنے سے قلب پر ظلمت اور کدورت معلوم ہوتی ہے جسکی وجہ یہی ہے کہ اصول اسلام اور احکام اسلام پر اسکی بنیاد نہیں اس لئے اس میں ظلمت ہے۔

خلوص کے لئے اہل اللہ کی جوتیاں سیدھی کرنا ضروری ہیں۔

(ملفوظ ۴۷۵) ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ میں سچ عرض کرتا ہو کہ جن میں باطنی کیفیت نہیں انکی کسی بات کا بھی اعتبار نہیں خلوص جسکا نام ہے وہ بدون اہل اللہ کی جوتیاں سیدھی کئے ہوئے پیدا ہی نہیں ہوسکتا۔

آجکل کے تعلیم یافتہ

(ملفوظ ۴۷۶) ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ آجکل کے تعلیم یافتہ محض نام کے ہوتے ہیں قابلیت خاک بھی پیدا نہیں ہوتی سمجھتے تک بھی نہیں ایک مقام پر مولانا انور شاہ صاحب کا بیان ہوا کم لیا قت لوگوں کی سمجھ میں تو آیا نہیں اس پر یہ اعتراض کیا گیا کہ اس بیان سے نفع ہی کیا ہوا جب سامعین سمجھے ہی نہیں میں نے سنکر اپنے ایک بیان میں کہا کہ شاہ صاحب کے بیان سے سننے والوں کو اپنے جہل کا تو علم ہو گیا اور لیاقت وذہانت کا دعوی تو فنا ہو گیا یہ کیا نفع نہیں۔

صحابہ کرام کی فضیلت

(ملفوظ ۴۷۷) ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ حضرات صحابہ کا یہ ایک عمل کہ ایمان کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا اتنا بڑا ہے کہ تمام اقطاب ابدال اتقیاء عباد کے اعمال ایک طرف اور ان کا یہ عمل ایک طرف۔

بعض جگہ سختی کی ہی ضرورت ہوتی ہے۔

(ملفوظ ۴۷۸) ایک صاحب کی غلطی پر مواخذہ فرماتے ہوئے فرمایا کہ میں پہلے سے نرمی کا برتاؤ کر رہا تھا ایک نہ سنی اب سختی کی گئی تو آنکھیں کھل گئیں اب جو لوگ اعتراض کرتے ہیں وہ اس منظر کو دیکھ کر فیصلہ دیں میں کیا کروں سختی ہی سے لوگ مانتے ہیں نرمی سے مانتے ہی نہیں مگر اگر اب بھی اعتراض ہے تو میں کسی کو بلانے نہیں جاتا لوگ خود آتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں نہ آئیں اگر میرا طرز پسند نہیں۔

ہاں وہ نہیں وفا پرست جاؤ بیوفا سہی،
جسکو ہو جان و دل عزیز اسکی گلی میں جائے کیوں